پارہ: نمبر 04

دورہ قرآن نوٹس

(زاہدہ یاسر ٹیم)

اسلام و علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

الحمدللہ ربالعالمین والصلاۃوالسلام عَلٰی رَسُوْلِہِ الامین فالعاقبۃللمتقین امابعد

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِنْ لِسَانِي يَفْقَهُوا قَوْلِي

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

چوتھا پارہ:

آج ان شاءاللہ پارہ نمبر چار ہم کریں گے۔

سورۃ آل عمران

آیت نمبر:92

ترجمہ:

* تم نیکی کو ہر گز نہیں پہنچ سکتے جب تک کہ اپنی ان چیزوں میں سے خرچ نہ کرو جنہیں تم عزیز رکھتے ہو اور جو کچھ تم خرچ کروگے اللہ اس سے باخبر ہے۔

یہ آیت جب نازل ہوئی تو حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ تعالی عنہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور کہنے لگے کہ کیا اللہ تعالی ایسی اور ایسی بات فرماتا ہے کہ تم نیکی کو نہیں پہنچ سکتے تو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں ایسی آیت نازل ہوئی ہے تو ابو طلحہ انصاری رضی اللہ تعالی عنہ نے

عرض کیا کہ مجھے سب سے زیادہ عزیز اپنا ایک باغ ہے جس میں میٹھے پانی کا کنواں ہے تو میں اس کو اللہ کے راستے میں صدقہ کرتا ہوں۔

اسی طرح حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور کہنے لگے کہ مجھے جو مال سب سے زیادہ عزیز ہے اور جو میرا مال سب سے زیادہ بہترین ہے وہ وہی ہے جو خیبر میں مجھے زمین کا حصہ ملا تو میں اس کو اللہ کے راستے میں صدقہ کرنا چاہتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اصل زمین کو اپنے قبضے میں رکھو اور اس کی پیداوار اور پھل وغیرہ اللہ کے راستے میں صدقہ کر دیا کرو۔

صحابہ کرام تو نیکیوں میں ایسی دوڑ لگاتے تھے کہ جیسے ہی اللہ کا حکم سنا تو اس کی اطاعت کے لیے دوڑ پڑے۔

آیت: 93 تا 96

ترجمہ:

* کھانے کی سب چیزیں جو شریعت محمدی میں حلال ہیں بنی اسرائیل کے لیے بھی حلال تھیں البتہ بعض چیزیں ایسی تھی جنہیں تورات کے نازل کیے جانے سے پہلے اسرائیل نے خود اپنے اوپر حرام کر لیا تھا ان سے کہو اگر تم اپنے اعتراض میں سچے ہو تو تورات لاؤ اور پیش کرو اس کی کوئی عبارت۔

* اس کے بعد بھی جو لوگ اپنی جھوٹی گھڑی ہوئی باتیں اللہ کی طرف منسوب کرتے ہیں وہی در حقیقت ظالم ہیں۔

* کہو اللہ نے جو کچھ فرمایا ہے سچ فرمایا ہے تم کو یکسو ہو کر ابراہیم علیہ السلام کے طریقے کی پیروی کرنی چاہیے اور ابراہیم علیہ السلام شرک کرنے والوں میں سے نہ تھے۔

* بے شک سب سے پہلی عبادت گاہ جو مسلمانوں کے لیے تعمیر ہوئی وہ وہی ہے جو مکہ میں واقعہ ہے (یعنی خانہ کعبہ)۔

ایک دفعہ ایک صحابی نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اللہ تعالی نے سب سے پہلے کون سی مسجد بنوائی تو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسجد الحرام۔
تو انہوں نے پوچھا پھر اس کے بعد کون سی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیت المقدس یعنی مسجد اقصی۔

ان صحابی نے پوچھا کہ ان دونوں کے درمیان کتنا وقت ہے تو رسول پاک نے فرمایا 40 سال۔
تو انہوں نے پھر پوچھا کہ اس کے بعد کون سی مسجد بنی تو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہاں کہیں نماز کا وقت آجائے نماز پڑھ لیا کرو ساری کی ساری زمین ہی مسجد ہے۔ لیکن بہر حال سب سے پہلی جو مسجد دنیا میں بنائے گی وہ مسجد الحرام ہے۔
* خانہ کعبہ اس کو خیر وبرکت دی گئی تھی اور تمام جہان والوں کے لیے مرکز ہدایت بنایا گیا۔

آیت نمبر:97

ترجمہ:

* اس میں کھلی نشانیاں ہیں اس میں مقام ابراہیم ہے اور اس کا حال یہ ہے کہ جو اس میں داخل ہوا وہ امن میں ہو گیا لوگوں پر اللہ کا یہ حق ہے کہ جو اس گھر تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو وہ اس کا حج ادا کرے اور جو کوئی اس حکم کی پیروی سے انکار کرے گا تو اسے معلوم ہو جانا چاہیے کہ اللہ تمام دنیا والوں سے بے نیاز ہے۔

یہاں سے حج کی فرضیت کا حکم مل رہا ہے اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

* جس کے پاس کھانا پینا ہو سواری کی استطاعت ہو پھر بھی وہ حج ادا نہ کرے تو چاہے وہ یہودی ہو کے مرے چاہے نصرانی ہو کے مرے۔

تو بہت بڑی وعید ہے پھر اسی طرح ہم لوگ سمجھتے ہیں کہ حج کے اوپر بہت زیادہ خرچ ہو جاتا ہے تو اتنے پیسے لگ رہے ہوتے ہیں۔

* آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو حج کی ادائیگی ہے وہ فقر اور گناہوں کو ایسے دھوتی ہے کہ جیسے لوہے کی میل کچیل کو بھٹی دور کر دیتی ہے۔

تو فقر تنگدستی (اس سے) یہ حج کی ادائیگی سے ختم ہوتا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ حج کے اوپر پیسے لگ رہے ہیں بلکہ حج میں جتنے پیسے لگتے ہیں احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالی اس خرچ کو 700 گنا بڑھا کر واپس دیتے ہیں اس لیے حج کی ادائیگی میں دیر نہیں کرنی چاہیے بلکہ جلدی کرنی چاہیے۔

آیت نمبر:98 تا 110

ترجمہ:

* کہو اے اہل کتاب تم کیوں اللہ کی باتیں ماننے سے انکار کرتے ہو جو حرکتیں تم کر رہے ہو اللہ سب کچھ دیکھ رہا ہے۔

* اور کہو اے اہل کتاب یہ تمہاری کیا روش ہے کہ جو اللہ کی بات مانتا ہے اسے بھی تم اللہ کے راستے سے روکتے ہو اور چاہتے ہو کہ وہ ٹیڑھی راہ چلے حالانکہ تم خود گواہ ہو تمہاری حرکتوں سے اللہ غافل نہیں۔

* اے لوگوں جو ایمان لائے ہو اگر تم نے ان اہل کتاب میں سے کسی ایک گروہ کی بات مانی تو یہ تمہیں ایمان سے پھر کفر کی طرف پھر لے جائیں گے۔

* اور تم کس طرح کفر کرو گے جبکہ تم کو اللہ کی آیات سنائی جا رہی ہیں اور تمہارے درمیان اس کا رسول موجود ہے جو اللہ کا دامن مضبوطی سے تھامے گا وہ ضرور راہ راست پا لے گا۔

* اے لوگوں جو ایمان لائے ہو اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے تم کو موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ تم مسلم ہو۔

* اور تم سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو۔

اللہ کی رسی سے کیا مراد ہے؟

قرآن پاک۔

جس کا ایک سرا اللہ کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا سرا بندے کے ہاتھ میں ہے۔

* تم سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقے میں نہ پڑو اور اللہ کے اس احسان کو یاد کرو جو اس نے تم پر کیا ہے اس سے پہلے تم سب ایک دوسرے کے دشمن تھے اس نے تمہارے دل جوڑ دیے اور اللہ کے فضل و کرم سے تم بھائی بھائی بن گئے تم آگ سے بھرے ہوئے ایک گھڑے کے کنارے کھڑے تھے اللہ نے تم کو اس سے بچا لیا اسی طرح اللہ اپنی نشانیاں تمہارے سامنے روشن کرتا ہے شاید کہ تم ہدایت پا جاؤ۔

* تم میں کچھ لوگ تو ایسے ضرور ہی ہونے چاہئیں جو نیکی کی طرف بلائیں اور بھلائی کا حکم دیں اور برائیوں سے روکتے رہیں جو لوگ یہ کام کریں گے وہی فلاح پائیں گے۔

* اور تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو فرقوں میں بٹ گئے اور کھلی کھلی واضح ہدایات پانے کے بعد پھر اختلافات میں مبتلا ہوئے جنہوں نے یہ روش اختیار کی وہ اس روز سخت سزا پائیں گے۔

* جبکہ کچھ چہرے اس دن سفید روشن ہوں گے اور کچھ لوگوں کا منہ کالا ہو گا جن کا منہ کالا ہو گا ان سے کہا جائے گا کہ ایمان کی نعمت پانے کے بعد تم نے کافرانہ رویہ اختیار کیا اچھا تو اب اس کفران نعمت کے صلے میں عذاب کا مزہ چکھو۔

* اور وہ لوگ جن کے چہرے روشن ہوں گے تو ان کو اللہ کی رحمت میں جگہ ملے گی اور ہمیشہ وہ اسی حالت میں رہیں گے۔

* یہ اللہ کی آیات ہیں جو ہم تمہیں ٹھیک پڑھ کر سنا رہے ہیں کیونکہ اللہ دنیا والوں پر ظلم کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا۔

* زمین و آسمان کی ساری چیزوں کا مالک اللہ ہے اور سارے معاملات اللہ ہی کے حضور پیش ہونے ہیں۔

* اب دنیا میں وہ بہترین امت وہ بہترین گروہ تم ہو جسے انسانوں کی ہدایت اور اصلاح کے لیے نکالا گیا ہے تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور بدی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

اب یہ تبلیغ کا کام امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر ہے اور ہر نفس پر یہ تبلیغ کا کام فرض ہے اور پھر ایک جماعت لازمی ایسی ہونی چاہیے کہ جو خود کو اس کام میں مصروف رکھے۔

* رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جو کوئی شخص کسی برائی کو دیکھے اسے ہاتھ سے روکے اگر اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے روکے اگر یہ بھی نہ کر سکتا ہو تو کم از کم دل میں تو اسے برا جانے اور یہ ایمان کا کمزور ترین حصہ ہے۔

* مسند احمد میں روایت ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم اچھائی کا حکم اور برائیوں کی مخالفت کرتے تھے رہو ورنہ عنقریب اللہ تعالی تم پر اپنا عذاب نازل فرمائے گا پھر تم دعائیں کروگے اور تمہاری دعائیں قبول نہ ہوں گی۔

تو اس لیے جو ذمہ داری اللہ تعالی نے ہمیں سونپی ہے اس کو اپنی ہمت اور استطاعت کے مطابق ادا کرنے کی ضرور کوشش کرنی چاہیے۔

آیت:110 تا 117

* اگر یہ اہل کتاب ایمان لاتے تو یہ ان کے حق میں بہتر تھا اگرچہ ان میں کچھ لوگ ایماندار بھی پائے جاتے ہیں مگر ان کے بیشتر لوگ نافرمان ہیں۔

* یہ تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے زیادہ سے زیادہ تھوڑا ستا سکتے ہیں اور اگر یہ تم سے لڑیں گے تو مقابلے میں پیٹھ پھیر جائیں گے پھر ایسے بے بس ہوں گے کہ کہیں سے ان کو مدد نہ ملے گی۔

* یہ جہاں کہیں بھی پائے گئے ان پر ذلت کی مار پڑی کہیں اللہ کے ذمے یا انسانوں کے ذمے میں پناہ مل گئی تو یہ الگ بات ہے یہ اللہ کے غضب میں گر چکے ہیں ان پر محتاجی مسلط کر دی گئی ہے اور یہ سب کچھ صرف اس وجہ سے ہوا کہ یہ اللہ کی آیات سے انکار کرتے رہے اور انہوں نے پیغمبروں کو ناحق قتل کیا یہ ان کی نافرمانیوں اور زیادتیوں کا انجام ہے۔

* مگر سب اہل کتاب یکساں نہیں ان میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو ہدایت پر قائم ہیں وہ راتوں کو اللہ کی کتاب پڑھتے ہیں اور اس کے آگے سجدہ ریز ہوتے ہیں۔

* اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہیں نیکی کا حکم دیتے ہیں برائیوں سے روکتے ہیں اور بھلائی کے کاموں میں سرگرم رہتے ہیں یہ نیک لوگ ہیں۔

* اور جو نیکی بھی یہ کریں گے اس کی قدر کی جائے گی اور اللہ پرہیز گار لوگوں کو خوب جانتا ہے۔

* رہے وہ لوگ جنھوں نے کفر کا رویہ اختیار کیا تو اللہ کے مقابلے میں ان کو نہ ان کا مال کچھ کام آئے گا اور نہ ان کی اولاد وہ تو آگ میں جانے والے لوگ ہیں اور آگ ہی میں ہمیشہ رہیں گے۔

* جو کچھ وہ اپنی اس دنیا کی زندگی میں خرچ کر رہے ہیں اس کی مثال اس ہوا کی سی ہے جس میں پالا ہو اور وہ ان لوگوں کی کھیتی پر چلے جنھوں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے اور اسے برباد کر کے رکھ دے۔

تو اللہ کی رضا کی نیت کے بغیر جو عمل بھی خرچ کیا جائے گا وہ ایسے ہی ہے جیسے جھلسا ہوا جلا ہوا مال ہو جس کی کوئی بھی اہمیت نہیں رہتی۔

* اللہ نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود اپنے اوپر ظلم کر رہے ہیں۔

آیت نمبر:118

ترجمہ:

* اے لوگوں جو ایمان لائے ہو اپنی جماعت کے لوگوں کے سوا مسلمانوں کے سوا دوسروں کو اپنا رازدار نہ بناؤ وہ تمہاری خرابی کے کسی موقع سے فائدہ اٹھانے میں نہیں چوکتے تمھیں جس چیز سے تکلیف پہنچتی ہے وہی بات ان کو محبوب ہے ان کے دل کا بغض ان کے منہ سے نکلا پڑتا ہے اور جو کچھ وہ اپنے سینوں میں چھپائے ہوئے ہیں وہ اس سے شدید تر ہے ہم نے تمہیں صاف صاف ہدایات دے دی ہیں۔

اور یہ مضمون پہلے بھی گزر چکا ہے کہ جو اہل کتاب ہیں ان کو دلی دوست نہ بناؤ جن کے ساتھ راز و نیاز کیے جاتے ہیں ایسا دوست نہ بناؤ ہاں اچھے تعلقات رکھے جاسکتے ہیں جیسے انسانی ہمدردی کے تعلقات ہوتے ہیں۔

* ہم نے تمھیں صاف صاف ہدایات دے دی ہیں اگر تم عقل رکھتے ہو۔

آیت نمبر:119 تا120

ترجمہ:

* تم ان سے محبت رکھتے ہو مگر وہ تم سے محبت نہیں رکھتے حالانکہ تم تمام کتب آسمانی کو مانتے ہو جب وہ تم سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم نے بھی تمہارے رسول اور تمہاری کتاب کو مان لیا ہے مگر جب جدا ہوتے ہیں تو تمہارے خلاف ان کے غصے کا یہ حال ہوتا ہے کہ وہ اپنی انگلیاں چبانے لگتے ہیں (اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ مسلمانوں کے کتنے شدید دشمن ہیں) ان سے کہہ دو کہ اپنے غصے میں خود ہی جل مرو اللہ دلوں کے چھپے ہوئے راز تک جانتا ہے۔

* تمہارا بھلا ہوتا ہے تو ان کو برا معلوم ہوتا ہے اور تم پر کوئی مصیبت آتی ہے تو یہ خوش ہوتے ہیں مگر ان کی کوئی تدبیر تمہارے خلاف نہیں چل سکے گی پس تم صبر سے کام لو اور اللہ سے ڈرتے رہو جو کچھ یہ کر رہے ہیں اس پر اللہ حاوی ہے اللہ نے ان کے سارے اعمال کا احاطہ کیا ہوا ہے۔

اس سے آگے غزوہ احد کا ذکر آرہا ہے اگلے کچھ رکوع میں۔

آیت:121 تا124

* اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کے سامنے اس موقع کا ذکر کرو جب تم صبح سویرے اپنے گھر سے نکلے تھے اور احد کے میدان میں مسلمانوں کو جنگ کے لیے جابجا معمور کر رہے تھے اللہ ساری باتیں سنتا ہے اور وہ بہت باخبر ہے۔

* یاد کرو جب تم میں سے دو گروہ کم ہمتی دکھانے پر آمادہ ہو گئے تھے حالانکہ اللہ ان کی مدد پر موجود تھا اور مومنوں کو اللہ پر ہی بھروسہ رکھنا چاہیے۔

* اللہ اس سے پہلے جنگ بدر میں بھی تمہاری مدد کر چکا تھا حالانکہ اس وقت تم بہت کمزور تھے لہذا تم کو چاہیے کہ اللہ کی ناشکری سے بچو امید ہے کہ اب تم شکر گزار بنو گے۔

* یاد کرو جب تم مومنوں سے کہہ رہے تھے کیا تمہارے لیے یہ بات کافی نہیں کہ اللہ تین ہزار فرشتے اتار کر تمہاری مدد کرے (تین ہزار فرشتے)۔

مسلمانوں کی مدد کے لیے تو ایک فرشتہ بھی کافی تھا لیکن تین ہزار کا اللہ تعالی نے کیوں نمبر دیا تا کہ مسلمانوں کے دل سکون اور اطمینان میں آجائیں۔ احد کی جنگ میں جو کافر تھے دشمن وہ تین ہزار تھے اور مسلمان ٹوٹل ایک ہزار تھے ایک ہزار میں سے بھی 300 منافقین واپس چلے گئے تو وہاں پہ اللہ تعالی نے پھر مومنین کو ایسے تسلی دی کہ اللہ تعالی تین ہزار فرشتے اتار کے آپ کی مدد کرے گا اور اس سے یہ بھی اندازہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالی اپنے بندوں سے کس قدر محبت کرتا ہے کہ انہیں ذرا سا بھی پریشان نہیں رکھنا چاہتا۔

آیت نمبر: 125 تا 129

ترجمہ:

* بے شک اگر تم صبر کرو اور خدا سے ڈرتے ہوئے کام کرو تو جس وقت دشمن تمہارے اوپر چڑھ کر آئیں گے اسی وقت تمہارا رب پانچ ہزار نشان زدہ فرشتوں سے تمہاری مدد کرے گا۔

* یہ بات اللہ نے تمہیں اس لیے بتا دی ہے کہ تم خوش ہو جاؤ اور تمہارے دل مطمئن ہو جائیں فتح نصرت جو کچھ بھی ہے وہ اللہ کی طرف سے ہے اللہ بہت قوت والا اور دانا ہے۔

* اور یہ مدد وہ تمہیں اس لیے دے گا تا کہ کفر کی راہ چلنے والوں کا ایک بازو کاٹ دے یا ان کو ایسی ذلیل شکست دے کہ وہ نامرادی کے ساتھ پسپا ہو کر واپس پلٹیں۔

* فیصلے کے تمام اختیارات میں تمہارا کوئی حصہ نہیں اللہ کو اختیار ہے چاہے اللہ انہیں معاف کرے یا سزا دے وہ ظالم لوگ ہیں۔

* زمین اور آسمانوں میں جو کچھ ہے اس کا مالک صرف اللہ ہے وہ جس کو چاہے بخش دے اور جس کو چاہے عذاب دے وہ معاف کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔

آگے سود کی بات آرہی ہے کیونکہ احد میں جو مسلمانوں کی ناکامی ہوئی تھی اس کا کہیں نہ کہیں ایک اہم سبب مال غنیمت بن رہا تھا تو یہاں پہ پھر اب اللہ تعالی مال کی بات کر رہے ہیں اور اس میں بھی سود کی بات کہ سود نہ کھاو۔

آیت نمبر:130 تا 133

ترجمہ:

* اے لوگوں جو ایمان لائے ہو یہ بڑھتا اور چڑھتا سود کھانا چھوڑ دو اور اللہ سے ڈرو امید ہے کہ فلاح پاؤ گے۔

* اس آگ سے بچو جو کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔

* اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مان لو توقع ہے کہ اس کے بعد تم پر رحم کیا جائے گا۔

* اور تیزی کرو اپنے رب کی مغفرت اور جنت کی طرف جس کی وسعت زمین اور آسمانوں جیسی ہے اور وہ ان خدا ترس لوگوں کے لیے تیار کی گئی ہے۔

اتنی وسیع جنت کہ جس کی وسعت زمین اور آسمانوں جیسی ہو تو اس میں بھی اگر کسی شخص کو جگہ نہ ملے تو اس کی بد نصیبی کا کیا ہی کہنا۔ اسی لیے تو اللہ تعالی کہہ رہے ہیں کہ اتنی وسیع جنت کی طرف دوڑ لگاؤ تیزی کرو۔

آیت نمبر:134

ترجمہ:

* جو ہر حال میں اپنا مال اللہ کے راستے میں خرچ کرتے ہیں خواہ وہ بدحال ہوں یا خوشحال ہوں وہ غصے کو پی جاتے ہیں وہ دوسروں کے قصور معاف کر دیتے ہیں۔

یہ جنت میں جانے والے لوگوں کی صفات ہیں۔

* ایسے نیک لوگوں کو اللہ بہت محبت کرتا ہے۔

آیت نمبر:135

ترجمہ:

* جن کا حال یہ ہے کہ اگر کوئی فحش کام ان سے سرزد ہو جاتا ہے یا کسی گناہ کا ارتکاب کر کے وہ اپنے اوپر ظلم کر بیٹھتے ہیں تو فوراً اللہ کو یاد کرتے ہیں اور اللہ سے اپنے قصور کی معافی چاہتے ہیں۔

کیونکہ ابن آدم سے تو گناہ ہونے ہی ہیں لیکن سمجھدار عقلمند متقی وہ بندہ ہے جو گناہ کے ہوتے ہی فوراً اللہ کی طرف رجوع کر لے۔

* اللہ کے سوا اور کون ہے جو گناہ معاف کر سکتا ہے اور جان بوجھ کر وہ اپنے کیے پر اصرار نہیں کرتے (یعنی ایسا نہیں کرتے کہ ایک طرف گناہ ہو گیا اور اس کے اوپر ڈٹ بھی جائیں)۔

آیت نمبر:136 تا140

ترجمہ:

* ایسے لوگوں کی جزا ان کے رب کے پاس ہے کہ وہ ان کو معاف کر دے گا اور ایسے باغوں میں انہیں جگہ دے گا جس کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہاں وہ ہمیشہ رہیں گے کیسا اچھا بدلہ ہے نیک عمل کرنے والوں کے لیے۔

* تم سے پہلے بہت سے لوگ گزر چکے زمین میں چل پھر کر دیکھ لو ان لوگوں کا کیا انجام ہوا جنہوں نے اللہ کی آیات کو جھٹلایا۔

* یہ لوگوں کے لیے ایک صاف اور سریع نصیحت ہے جو اللہ سے ڈرتے ہیں انہی کے لیے اس میں ہدایت ہے۔

* اور تم اپنا دل چھوٹا نہ کرو غم نہ کرو تم ہی غالب رہو گے اگر تم مومن ہو۔

* اس وقت اگر تمہیں چوٹ لگی ہے تو اس سے پہلے ایسی ہی چوٹ تمہارے مخالف فریق کو بھی لگ چکی ہے (یعنی جنگ بدر میں) یہ تو زمانے کے نشیب و فراز ہیں جنہیں ہم لوگوں کے درمیان گردش دیتے رہتے ہیں تم پر یہ وقت اس لیے لایا گیا ہے کہ اللہ دیکھنا چاہتا ہے کہ تم میں سچے مومن کون ہیں اور ان لوگوں کو چھانٹ لینا چاہتا ہے جو واقعی ہی ہدایت کے گواہ ہیں کیونکہ اللہ تعالی ظالم لوگوں کو پسند نہیں کرتا۔

خوشحالی میں تو سب ہی ساتھ چلتے ہیں اصل سچے مومنین وہ ہیں جو اسلام کی آزمائشوں میں بھی ساتھ دیں تو اللہ تعالی ان جنگوں کے ذریعے اس طرح سے چھان بین کر کے چیک کرتے ہیں۔

آیت نمبر: 141 تا 145

ترجمہ:

* وہ اس آزمائش کے ذریعے سے مومنوں کو الگ چھانٹ کر کافروں کو مٹا دینا چاہتا ہے۔

* کیا تم نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ یونہی جنت میں داخل کر دیے جاؤ گے حالانکہ ابھی تو اللہ نے یہ دیکھا ہی نہیں کہ تم میں کون وہ لوگ ہیں جو اس کی راہ میں جانیں لڑانے والے ہیں اور اس کی خاطر صبر کرنے والے ہیں۔

* تم تو موت کی تمنائیں کر رہے تھے مگر یہ اس وقت کی بات تھی جب موت سامنے نہ آئی تھی لو اب وہ سامنے آگئی اور تم نے اسے آنکھوں دیکھ لیا۔

* محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے سوا کچھ نہیں کہ صرف اللہ کے رسول ہیں ان سے پہلے اور رسول بھی گزر چکے ہیں پھر کیا اگر وہ مر جائیں یا قتل کر دیے جائیں تو تم لوگ الٹے پاوں پھر جاؤ گے ایمان سے ہٹ جاؤ گے یاد رکھو جو الٹا پھیرے گا وہ اللہ کا کچھ نقصان نہ کرے گا البتہ جو اللہ کے شکر گزار بندے بن کر رہیں گے انہیں وہ اس کی جزا دے گا۔

* کسی انسان کے لیے یہ بات نہیں ہو سکتی کہ وہ اللہ کے اذن کے بغیر مر جائے موت کا وقت تو لکھا ہوا ہے جو شخص ثواب دنیا کے ارادے سے کام کرے گا اس کو ہم دنیا میں ہی بدلہ دیں گے اور جو ثواب آخرت کے ارادے سے کام کرے گا وہ آخرت کا ثواب پائے گا۔

نیت کے اوپر سارا معاملہ چلے گا جس کو دنیا چاہیے اس کو دنیا میں ہی بدلہ ملے گا۔

* اور شکر ادا کرنے والوں کو ہم ان کی جزا ضرور عطا کریں گے۔

آیت نمبر: 146 تا 147

ترجمہ:

* اس سے پہلے کتنے ہی نبی ایسے گزر چکے جن کے ساتھ مل کر بہت سے خدا پرستوں نے جنگ کی اللہ کے راستے میں مصیبتیں ان پر پڑیں ان سے وہ دل شکستہ نہیں ہوئے انہوں نے کمزوری نہیں دکھائی وہ باطل کے آگے نہیں جھکے اور اللہ ایسے ہی صابروں کو پسند کرتا ہے

* ان کی دعا بس یہ تھی "ربنا اغفرلنا ذنوبنا واسرافنا فی امرنا" اے ہمارے رب ہماری غلطیوں اور کوتاہیوں سے درگزر فرما ہمارے کام میں تیرے حدود سے کچھ تجاوز ہو جائے اسے معاف کر دے ہمارے قدم جما دے اور کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔

تو یہ دعا اب مسلمانوں کو بھی سکھائی جا رہی ہے کہ جب احد میں ناکامی ہو رہی ہے تو اس کے بعد ایسی ایسی دعائیں پڑھو۔

آیت نمبر:148 تا152

ترجمہ:

* آخر کار اللہ نے ان کو دنیا کا ثواب بھی دیا اور اس کا بہتر ثواب آخرت بھی عطا کی اللہ کو ایسے ہی نیک عمل لوگ پسند ہیں۔

* اے لوگو جو ایمان لائے ہو اگر تم ان لوگوں کے اشاروں پر چلو گے جنہوں نے کفر کی راہ اختیار کی تو وہ تم کو الٹا پھیر لے جائیں گے اور تم نامراد ہو جاؤ گے۔

* حقیقت یہ ہے کہ اللہ تمہارا حامی و مددگار ہے اور وہی بہترین مدد کرنے والا ہے۔

* عنقریب وہ وقت آنے والا ہے جب ہم منکرین حق کے دلوں میں رعب بٹھا دیں گے اس لیے کہ انہوں نے اللہ کے ساتھ ان کو خدائی میں شریک ٹھہرایا ہے جن کے شریک ہونے پر اللہ نے کوئی دلیل نازل نہیں کی ان کا آخری ٹھکانہ جہنم ہے اور بہت ہی بری ہے وہ قیام گاہ جو ان ظالموں کو نصیب ہو گی۔

* اللہ نے تائید اور نصرت کا جو وعدہ تم سے کیا تھا وہ تو اس نے پورا کر دیا ابتداء میں اس کے حکم سے تم ہی ان کو قتل کر رہے تھے مگر جب تم نے کمزوری دکھائی اور اپنے کام میں باہم اختلاف کیا اور جونہی کہ وہ چیز اللہ نے تمہیں دکھائی جس کی محبت میں تم گرفتار تھے (یعنی مال غنیمت) تو تم اپنے سردار کے حکم کی خلاف ورزی کر بیٹھے اس لیے کہ تم میں سے کچھ لوگ دنیا کے طالب تھے اور کچھ آخرت کی خواہش رکھتے تھے تب اللہ نے تمہیں کافروں کے مقابلے میں پسپا کر دیا تاکہ تمہاری آزمائش کرے اور حق یہ ہے کہ اللہ نے پھر بھی تمہیں معاف کر دیا کیونکہ مومنوں پر اللہ بہت فضل کرنے والا ہے۔

اس سے ایک بات اہم بات پتہ چل رہی ہے کہ اللہ کے جو مومن سچے بندے ہیں ان سے بھی غلطی ہو سکتی ہے ان سے بھی کمی کوتاہی ہو سکتی ہے۔

آیت نمبر:153 تا154

ترجمہ:

* یاد کرو جب تم بھاگے چلے جا رہے تھے کسی کی طرف پلٹ کر دیکھنے تک کا ہوش تمہیں نہیں تھا اور تمہارا رسول پیچھے تمہیں پکار رہا تھا اس وقت تمہاری اس روش کا بدلہ اللہ نے تمہیں یہ دیا کہ تم کو رنج پر رنج دیے تاکہ آئندہ کے لیے تمہیں یہ سبق ملے کہ جو کچھ تمہارے ہاتھ سے چلا جائے یا جو مصیبت تم پر نازل ہو اس پر غم نہ کرو اور اللہ تمہارے تمام اعمال سے باخبر ہے۔

* اس کام کے بعد جب اللہ نے تم میں سے کچھ لوگوں پر ایسی اطمینان کی سی حالت طاری کر دی کہ وہ اونگھنے لگے۔

جنگ کی حالت میں یہ اونگھ کا آنا بہت ہی ایک عجیب بات اور تجربہ تھا۔

حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ تعالی عنہ جو اس جنگ میں شریک تھے وہ خود بیان کرتے ہیں کہ اس حالت میں ہم پر اونگھ کا ایسا غلبہ ہو رہا تھا کہ تلواریں ہمارے ہاتھوں سے چھوٹی گر پڑ رہی تھی تو اس کے ذریعے اللہ تعالی ان کے دلوں پہ سکون نازل فرما رہے تھے کہ جو نقصان ہوا وہ ہو گیا لیکن دل ان کے سکون میں آجائیں تاکہ آگے جو کام ہے وہ اچھے طریقے سے ہو سکے۔

* مگر ایک دوسرا گروہ جس کے لیے ساری اہمیت بس اپنے مفاد ہی کی تھی اللہ کے متعلق طرح طرح کے جاہلانہ گمان کرنے لگا جو سراسر خلاف حق تھے یہ لوگ اب کہتے تھے اس کام کے چلانے میں کیا ہمارا بھی کوئی حصہ ہے (یعنی کیا اس حکومت میں اور یہ کون لوگ تھے منافقین کی بات ہو رہی ہیں مدینہ کے منافقین کی) ان سے کہو کسی کا کوئی حصہ نہیں اس کام کے سارے اختیارات اللہ کے ہاتھ میں ہیں دراصل یہ لوگ اپنے دلوں میں جو بات چھپائے ہوئے ہیں اسے تم پر ظاہر نہیں کرتے ان کا اصل مطلب یہ ہے کہ اگر قیادت کے اختیارات میں ہمارا کچھ حصہ ہوتا تو یہاں ہم نہ مارے جاتے ان سے کہہ دو کہ اگر تم اپنے گھروں میں بھی ہوتے تو جن لوگوں کی موت لکھی ہوئی تھی وہ خود اپنی قتل گاہوں کی طرف نکل آتے اور یہ معاملہ جو پیش آیا ہے یہ تو اس لیے تھا کہ جو کچھ تمہارے سینوں میں پوشیدہ ہے اللہ اسے آزما لے اور جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اللہ اسے چھانٹ دے اللہ دلوں کا حال خوب جانتا ہے۔

آیت نمبر: 155 تا 158

ترجمہ:

* تم میں سے جو لوگ مقابلے کے دن پیٹھ پھیر گئے تھے ان کی اس لغزش کا سبب یہ تھا کہ ان کی بعض کمزوریوں کی وجہ سے شیطان نے ان کے قدم ڈگمگا دیے تھے اللہ نے انہیں معاف کر دیا اللہ بہت در گزر کرنے والا اور بردبار ہے۔

* اے لوگو جو ایمان لائے ہو کافروں کی سی باتیں نہ کرو جن کے عزیز و اقارب اگر کبھی سفر پر جاتے ہیں یا جنگ میں شریک ہوتے ہیں اور وہاں کسی حادثے سے دوچار ہو جاتے ہیں تو وہ کہتے ہیں اگر یہ ہمارے پاس ہوتے تو نہ مارے جاتے نہ قتل کیے جاتے اللہ اس قسم کی باتوں کو ان کے دلوں میں حسرت کا سبب بنا دیتا ہے ورنہ دراصل مارنے اور زندہ کرنے والا تو صرف اللہ ہی ہے اور تمہاری تمام حرکات پر وہ نگران ہے۔

* اگر تم اللہ کے راستے میں مارے جاؤ یا مر جاؤ تو اللہ کی جو رحمت اور بخشش تمہارے حصے میں آئے گی وہ ان ساری چیزوں سے زیادہ بہتر ہے جنہیں یہ لوگ جمع کر رہے ہیں۔

* اور خواہ تم مرو یا مارے جاؤ بہر حال تم سب کو سمٹ کر جانا اللہ ہی کی طرف ہے۔

جب جانا اللہ کی طرف ہے تو پھر کیوں نہ شہادت کی موت ہو اور احادیث میں آتا ہے کہ جنت میں جانے کے بعد وہاں کی نعمتیں دیکھنے کے بعد کوئی بھی جنتی دنیا میں نہیں واپس آنا چاہے گا سوائے شہید کے کہ اس کو شہادت کا اتنا مزہ آئے گا کہ وہ خواہش کرے گا کہ میں دوبارہ دنیا میں جاؤں میں دوبارہ اللہ کے راستے میں شہید کیا جاؤں پھر دوبارہ میں دنیا میں بھیجے جاؤں پھر دوبارہ میں اللہ کے راستے میں شہید کیا جاؤں تو شہادت کا تو اتنا لطف ہے۔

آیت نمبر:159 تا 165

ترجمہ:

* اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم یہ اللہ کی بڑی رحمت ہے کہ تم ان لوگوں کے لیے بہت نرم مزاج واقعہ ہوئے ہو ورنہ اگر تم تنگ دل ہوتے سخت مزاج ہوتے تو یہ سب تمہارے آس پاس سے ہٹ جاتے ان کے قصور معاف کر دو ان کے حق میں معافی کی دعا کرو اور دین کے کام میں ان کو بھی شریک مشورہ رکھو پھر جب تمہارے عزم کسی رائے پر مستحکم ہو جائے تو اللہ پر بھروسہ کرو اللہ کو وہ لوگ پسند ہیں جو اسی کے بھروسے پر کام کرتے ہیں۔

* اللہ تمہاری مدد پر ہو تو کوئی طاقت تم پر غالب آنے والی نہیں اور اگر اللہ تمہیں چھوڑ دے تو اس کے بعد کون ہے جو تمہاری مدد کر سکتا ہے پس جو سچے مومن ہیں ان کو اللہ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیے۔

* کسی نبی کا یہ کام نہیں ہو سکتا کہ وہ خیانت کرے اور جو خیانت کرے تو وہ اپنی خیانت سمیت قیامت کے روز حاضر ہو گا پھر ہر نفس کو اس کی کمائی کا پورا پورا بدلہ مل جائے گا اور کسی پر کچھ ظلم نہ ہو گا۔

* بھلا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ جو شخص ہمیشہ اللہ کی رضا پر چلنے والا ہو وہ اس شخص کے سے کام کرے جو اللہ کے غضب میں گھر گیا ہو اور جس کا آخری ٹھکانہ جہنم ہو جو بدترین ٹھکانہ ہے۔

* اللہ کے نزدیک دونوں قسموں کے آدمیوں میں بدرجہا فرق ہے اور اللہ سب کے اعمال پر نظر رکھتا ہے۔

* درحقیقت اہل ایمان پر تو اللہ نے یہ بہت بڑا احسان کیا ہے کہ ان کے درمیان خود انہی میں سے ایک ایسا پیغمبر اٹھایا جو اللہ کی آیات انہیں پڑھ کر سناتا ہے ان کی زندگیوں کا تزکیہ کرتا ہے اور انہیں کتاب و دانائی کی تعلیم دیتا ہے حالانکہ اس سے پہلے وہ کھلی گمراہیوں میں پڑے ہوئے تھے۔

* اور یہ تمہارا کیا حال ہے کہ جب تم پر کوئی مصیبت آپڑی تو تم کہنے لگے کہ یہ کہاں سے آئی۔

یہ عام مسلمان کی بات ہو رہی ہے کہ جب احد میں مسلمانوں کو شکست ہوئی تو جو عام مسلمان تھے وہ حیران ہونے لگے کہ ہمارے درمیان تو اللہ کے رسول تھے پھر بھی ہمیں شکست کیسے ہو گئی تو اللہ تعالی ان سے فرمارہے ہیں کہ یہ کس طرح کی باتیں تم لوگ کر رہے ہو۔

* اور یہ تمہارا کیا حال ہے کہ جب تم پر مصیبت آپڑی تو تم کہنے لگے یہ کہاں سے آئی۔

حالانکہ جنگ بدر میں اس سے دگنی مصیبت تمہارے ہاتھوں کافروں پر پڑ چکی ہے جنگ بدر میں مسلمانوں نے 70 کافروں کو قتل کیا تھا اور 70 کافروں کو قیدی بھی بنایا تھا جبکہ احد میں مسلمانوں کے 70 قیدی شہید ہو گئے تھے تو اللہ تعالی فرمارہے ہیں کہ بدر میں تم نے اس سے زیادہ تکلیف کافروں کو دی ہے۔

* اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان سے کہو یہ مصیبت تمہاری اپنی لائی ہوئی ہے کہ تم نے صبر کا دامن ہاتھ سے چھوڑا اور تقوی کے خلاف کام کیے۔

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی خلاف ورزی کی تو یہ مصیبت یہ ناکامی اپنے ہاتھوں سے ہے۔

* اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

آیت نمبر:166 تا 167

ترجمہ:

* جو نقصان لڑائی کے دن تمہیں پہنچا وہ اللہ کے اذن سے تھا اللہ کے حکم سے تھا اور اس لیے تھا کہ اللہ دیکھ لے تم میں سے مومن کون ہے اور منافق کون ہے۔

* وہ منافق کہ جب ان سے کہا گیا کہ آؤ اللہ کی راہ میں جنگ کرو یا کم از کم اپنے شہر کی حفاظت ہی کرو تو کہنے لگے اگر ہمیں علم ہوتا کہ آج جنگ ہو گی تو ہم ضرور تمہارے ساتھ چلتے۔

یہاں پہ اشارہ ہو رہا ہے عبداللہ بن اوبعی جو بہت بڑا منافق تھا اور عین احد کے دن وہ اپنے 300 لوگوں کو لے کے واپس ہو گیا تو مسلمانوں میں سے کچھ لوگوں نے اسے جا کے سمجھانے کی کوشش کی اور ساتھ چلنے کے لیے راضی کرنا چاہا تو اس نے آگے سے جواب دیا کہ نہیں ہمیں یقین ہے جنگ ہو گی نہیں اس لیے ہم واپس جا رہے ہیں اگر جب جنگ ہونا ہوتی تو ہم ضرور تمہارے ساتھ چلتے۔

* یہ بات جب وہ کہہ رہے تھے اس وقت وہ ایمان کی نسبت کفر کے زیادہ قریب تھے وہ اپنی زبانوں سے وہ باتیں کہتے تھے جو ان کے دلوں میں نہیں تھیں اور جو کچھ وہ دلوں میں چھپاتے ہیں اللہ اسے خوب جانتا ہے۔

آیت نمبر:168

ترجمہ:

* یہ وہی لوگ ہیں جو خود تو بیٹھے رہے اور ان کے جو بھائی لڑنے گئے اور مارے گئے تو یہ ان کے متعلق کہنے لگے اگر یہ ہماری بات مان لیتے تو آج نہ مارے جاتے ان سے کہو اگر تم اپنی اس بات میں سچے ہو تو خود تمہاری موت جب آئے گی اسے ٹال کر دکھا دینا۔

جو کافر ہوتا ہے وہ ہمیشہ موت سے ڈرتا ہے وہ موت سے بھاگنے کی کوشش کرتا ہے لیکن موت تو جب لکھی ہے تب آ کے ہی رہے گی۔

آیت نمبر:169 تا 173

ترجمہ:

* جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل ہوئے ہیں انہیں مردہ نہ سمجھو وہ تو حقیقت میں زندہ ہیں اپنے رب کے پاس رزق پارہے ہیں۔

* جو کچھ اللہ نے اپنے فضل سے انہیں دیا ہے اس پر خوش ہیں اور مطمئن ہیں کہ اہل ایمان ان کے پیچھے دنیا میں رہ گئے اور ابھی وہاں نہیں پہنچے ہیں ان کے لیے بھی کوئی خوف و کوئی رنج نہیں ہو گا۔

* وہ اللہ کے انعام اور اس کے فضل پر بہت خوش ہیں ان کو معلوم ہو چکا ہے کہ اللہ مومنوں کے اجر کو کبھی ضائع نہیں کرتا۔

* جن لوگوں نے اللہ کے راستے میں زخم کھائے اور اس کے بعد بھی اللہ اور اس کے رسول کی پکار پر لبیک کہا ان میں جو لوگ نیکوکار اور پرہیز گار ہیں ان کے لیے بڑا اجر ہے۔

* اور وہ جن سے لوگوں نے کہا کہ تمہارے خلاف بڑی فوجیں جمع ہو گئی ہیں ان سے ڈرو تو یہ سن کر ان کا ایمان اور زیادہ بڑھ گیا اور انہوں نے جواب میں کہا "حسبنا اللہ و نعم الوکیل" ہمارے لیے اللہ ہی کافی ہے اور وہی بہترین کارساز ہے۔

اب یہاں پہ ایک دوسرے واقعے کا ذکر ہے کہ جب احد سے پلٹ رہے تھے تو ابو سفیان نے مسلمانوں کو بہت بڑا چیلنج دیا تھا کہ آئندہ سال دوبارہ آمنا سامنا ہو گا لیکن اگلے سال مکہ میں قحط پڑ گیا اور وہ لوگ تیاریاں نہیں کر سکے تو اس نے خفیہ طور پر ایک چال چلی اور مدینہ میں ایک شخص کو بھیج کر مسلمانوں میں باتیں مشہور کر دیں کہ قریش نے بڑی سخت تیاری کی ہوئی ہے تاکہ مسلمان خوفزدہ ہو جائیں لیکن رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مسلمانوں کو جنگ کے لیے بلایا تو 1500 سے زیادہ صحابہ کرام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل پڑے تو اس وقت کے کافروں کی چال تھی تو وہ ان کی کامیاب نہیں چلی بلکہ سب مسلمانوں نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی پکار پر لبیک کہا۔

دوسری طرف ابوسفیان 2000 کی فوج لے کے چلا تو سہی جنگ کے لیے مگر راستے سے ہی واپس پلٹ گیا کہ آئندہ سال آئیں گے اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم آٹھ دنوں تک اپنے ساتھیوں کے ساتھ انتظار کرتے رہے پھر وہاں پہ ایک تجارتی قافلے کے ذریعے خوب مالی فائدہ وہاں پہ مسلمانوں کو ہوا تو یہاں پہ اس چیز کا ذکر ہو رہا ہے۔

آیت نمبر:174 تا180

ترجمہ:

* آخر کار وہاں سے وہ مسلمان اللہ تعالی کی نعمت و فضل کے ساتھ واپس پلٹے ان کو کسی قسم کا نقصان نہ پہنچا اور اللہ کی رضا پر چلنے کا شرف بھی حاصل ہو گیا اللہ بڑا افضل فرمانے والا ہے۔

* اب تمہیں معلوم ہو گیا ہے کہ دراصل شیطان تھا جو اپنے دوستوں سے ڈرا رہا تھا لہذا آئندہ تم انسانوں سے نہیں ڈرنا مجھ سے ڈرنا اگر تم حقیقت میں صاحب ایمان ہو۔

* اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جو لوگ آج کفر کی راہ میں دوڑ دھوپ کر رہے ہیں بھاگ دوڑ کر رہے ہیں ان کی سرگرمیاں تمہیں غمزدہ نہ کریں یہ اللہ کا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکیں گے اللہ کا ارادہ یہ ہے کہ ان کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہ رکھے اور بالآخر ان کو سخت سزا ملنے والی ہے۔

* جو لوگ ایمان کو چھوڑ کر کفر کے خریدار بنے ہیں وہ یقینا اللہ کا کوئی نقصان نہیں کر رہے ہیں ان کے لیے دردناک عذاب تیار ہے۔

* یہ ڈھیل جو ہم نے انہیں دے رکھی ہے یہ اس کو کافر اپنے حق میں بہتر نہ سمجھیں ہم نے انہیں اس لیے ڈھیل دی ہے کہ یہ خوب گناہ سمیٹ لیں اور پھر ان کے لیے سخت ذلیل کرنے والی سزا ہے۔

* اللہ مومنوں کو اس حالت میں ہر گز نہیں رہنے دے گا جس میں تم اس وقت پائے جاتے ہو وہ پاک لوگوں کو ناپاک لوگوں سے الگ کر کے رہے گا (یعنی منافقین مومنین سے الگ ہو کر رہیں گے) مگر اللہ کا یہ طریقہ نہیں ہے کہ تم پر غیب کو مطلع کر دے غیب کی باتیں بتانے کے لیے تو وہ اپنے رسولوں میں سے جس کو چاہتا ہے منتخب کر لیتا ہے اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھو اگر تم ایمان اور خدا ترسی کی روش پر چلوگے تو تم کو بڑا اجر ملے گا۔

* جن لوگوں کو اللہ نے اپنے فضل سے نوازا ہے اور پھر وہ بخل سے کام لیتے ہیں وہ اس خیال میں نہ رہیں کہ یہ بخیلی ان کے لیے اچھی ہے نہیں یہ ان کے حق میں نہایت بری ہے جو کچھ وہ اپنی کنجوسی سے جمع کر رہے ہیں وہی قیامت کے روز ان کے گلے کا طوق بن جائے گا زمین اور آسمانوں کی میراث صرف اللہ کے لیے ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔

مختلف احادیث سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ جس مال کی زکوۃ نہیں دی جائے گی وہ قیامت کے دن سانپ بن کے گلے میں آپڑے گا اور اسی طرح زہریلا اژدھا بن جائے گا اور اسی طرح انسان کو چیرے گا اور کہے گا میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں آج تو مجھ سے کہاں بھاگ کے جارہا ہے تو جو یہ بخل ہے یہ اسلام میں بالکل حرام ہے اسلام اعتدال کا مذہب ہے اور اعتدال کو پسند کرتا ہے۔ احادیث میں آتا ہے کہ روزانہ صبح کے وقت دو فرشتے زمین پر اترتے ہیں ان میں سے ایک فرشتہ کہتا ہے:

* اے اللہ سخی کے مال کو بڑھادے اور دوسرا فرشتہ کہتا ہے اے اللہ بخیل کے مال کو تباہ کر دے۔

تو یہ جو بخل ہے اس کے ذریعے مال تباہ ہوتا ہے صدقہ خیرات کرنے سے مال میں برکت ہوتی ہے مال میں اضافہ ہوتا ہے۔

آیت نمبر: 181

ترجمہ:

* اللہ نے ان لوگوں کا قول سنا جو کہتے ہیں کہ اللہ فقیر ہے اور ہم غنی ہیں۔

یہ بات یہودیوں نے کہی تھی کہ جب انہوں نے قرآن مجید کی آیت سنی کہ کون اللہ تعالی کو قرض حسنہ دیتا ہے تو وہ مذاق اڑانے لگے کہ دیکھو ان کا تو اللہ نعوذ باللہ مفلس ہو گیا اور بندوں سے قرض مانگ رہا ہے تو اللہ تعالی فرما رہے ہیں کہ اللہ نے سن لیا جو کہتے ہیں کہ اللہ فقیر ہے اور ہم غنی ہیں۔

* ان کی یہ باتیں بھی ہم لکھ لیں گے اور اس سے پہلے جو وہ پیغمبروں کو ناحق قتل کرتے رہے ہیں وہ بھی ان کے نامہ اعمال میں لکھا ہوا ہے پھر جب فیصلے کا وقت آئے گا اس وقت ہم ان سے کہیں گے لو اب عذاب جہنم کا مزہ چکھو۔

آیت نمبر:182 تا 183

ترجمہ:

* یہ تمہارے اپنے ہاتھوں کی کمائی ہے اللہ اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔

* جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ اللہ نے ہم کو ہدایت کر دی ہے کہ ہم کسی کو رسول تسلیم نہ کریں جب تک کہ وہ ہمارے سامنے ایسی قربانی نہ کرے جسے غیب سے آکر آگ کھالے ان سے کہو تمہارے پاس مجھ سے پہلے بھی بہت سے رسول آچکے ہیں جو بہت ہی روشن نشانیاں لے کر آئے تھے اور وہ نشانی بھی لائے تھے جس کا تم ذکر کر رہے ہو پھر اگر ایمان لانے کے لیے یہ شرط پیش کرتے ہو کہ تم سچے ہو تو پھر تم نے ان رسولوں کو کیوں قتل کیا۔

بائبل میں بھی ان کی اس بات کا ذکر ہے کہ اہل کتاب کے ہاں یہ بات تھی کہ اللہ کے ہاں کوئی قربانی اس وقت قبول ہوتی ہے کہ جب اسے غیب سے آکے تو کوئی آگ کھالے لیکن کسی جگہ بھی یہ نہیں لکھا

ہوا کہ نبوت کے لیے یہ نشانی لازمی ہے کہ نبی کی قربانی کو غیب سے آکے کوئی آگ کھائے پھر بنی اسرائیل میں سے کئی ایسے نبی بھی گزرے ہیں کہ جنہوں نے یہ معجزہ بھی پیش کیا لیکن یہ ان کو قتل کرنے سے باز نہ رہے۔

حضرت الیاس علیہ السلام نے ایسا معجزہ پیش کیا کہ ان کی قربانی کو غیب سے آکے آگ نے کھالیا لیکن اس کے باوجود ان کی قوم ان کو قتل کرنے کے لیے پیچھے پڑ گئی۔

آیت نمبر:184 تا187

ترجمہ:

* اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اب اگر یہ لوگ تمہیں جھٹلاتے ہیں تو بہت سے رسول تم سے پہلے بھی جھٹلائے جا چکے ہیں جو کھلی کھلی نشانیاں اور صحیفے اور روشنی بخشنے والی کتابیں لائے تھے۔

* آخر کار ہر شخص کو مرنا ہے اور تم سب اپنے اپنے پورے اجر قیامت کے روز پانے والے ہو کامیاب تو دراصل وہ ہے جو جہنم کی آگ سے بچا لیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا رہی یہ دنیا تو یہ تو دھوکے کا سامان ہے۔

* اے مسلمانو تمہیں مال اور جان دونوں کی آزمائشیں پیش آکر رہیں گی اور تم اہل کتاب و مشرکین سے بہت سی تکلیف دہ باتیں سنو گے اگر ان سب حالات میں تم صبر اور خدا ترسی کی روش پر قائم رہو تو یہ بہت ہی حوصلے کا کام ہے۔

* ان اہل کتاب کو وہ عہد بھی یاد دلاؤ جو اللہ نے ان سے لیا تھا کہ تمہیں کتاب کی تعلیمات کو لوگوں میں پھیلانا ہو گا انہیں پوشیدہ نہیں رکھنا ہو گا۔

یہاں پہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی آخری تفسیر کا ذکر ہے کہ جو انہوں نے بنی اسرائیل سے وعدہ لیا تھا کہ جو احکام میں نے تمہیں پہنچائے ہیں انہیں بھول نہیں جانا انہیں آئندہ نسلوں تک پہنچانا گھر بیٹھے راہ چلتے لیٹے اٹھتے بیٹھتے ہر وقت میری تعلیمات کا چرچہ کرنا مگر ان کی قوم نے کیا کیا۔

* انہوں نے کتاب کو پس پشت ڈال دیا اور تھوڑی قیمت پر اسے بیچ ڈالا کتنا برا کاروبار ہے جو یہ کر رہے ہیں۔

آیت نمبر:188 تا 189

ترجمہ:

* تم ان لوگوں کو عذاب سے محفوظ نہ سمجھو جو اپنے کرتوتوں پر خوش ہیں اور چاہتے ہیں کہ ایسے کاموں کی تعریف انہیں حاصل ہو جو انہوں نے کیے ہی نہیں حقیقت میں ان کے لیے دردناک سزا تیار ہے۔

* زمین اور آسمان کا مالک تو اللہ ہی ہے اور اس کی بادشاہت سب پر چھائی ہوئی ہے وہ ہر شے پر قادر ہے۔

یہاں سے اب سورۃ آل عمران کا آخری رکوع شروع ہو رہا ہے یہ وہ رکوع ہے کہ جس کو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم تہجد میں جاگنے کے بعد پڑھا کرتے تھے اور اب رمضان آرہا ہے تو ہم بھی اس کو سحری میں پڑھنے کی عادت بنا سکتے ہیں۔

شان نزول:

اس کے شان نزول کے بارے میں آتا ہے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے کہ ہمیں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی کچھ عجیب تر کام بتاؤ تو عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمانے لگیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تو تمام کام ہی عجیب تر تھے لیکن میں آپ کو ایک

واقعہ سناتی ہوں کہ ایک رات جب میری باری رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھی تو انہوں نے فرمایا رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں کچھ رات عبادت کرنا چاہتا ہوں اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کر کے کھڑے ہوئے اس کے بعد آپ نے جو رونا شروع کیا تو اتنا روئے اتنا روئے کہ داڑھی مبارک تر ہوگئی پھر سجدے میں گئے اور اس قدر روئے کہ زمین تر ہوگئی پھر کروٹ کے بل لیٹ کے اور روتے ہی رہے یہاں تک کہ بلال نے نماز کے لیے بلایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنسو دیکھ کر دریافت کیا کہ اے اللہ کے سچے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم آپ کیوں اتنا رو رہے ہیں؟ آپ کے تو اگلے پچھلے تمام گناہ اللہ نے معاف کر دیے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے بلال میں کیوں نہ روؤں مجھ پر آج کی رات یہ آیت اتری ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

ان فی خلق السموت والارض

اور فرمایا کہ جو اسے پڑھے اور اس میں غور و فکر نہ کرے اس میں تدبر نہ کرے تو یہ غور و فکر کرنے والی آیات ہیں۔

اسی طرح ایک دوسری روایت میں آتا ہے کہ آپ نے بلال رضی اللہ تعالی عنہ کو جواب دیا کہ کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

* حضرت حسن بصری رحمت اللہ علیہ کا قول ہے کہ ایک لمحہ غور و فکر کرنا رات بھر کے قیام سے افضل ہے۔

* طبرانی میں ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ قریش یہودیوں کے پاس گئے اور ان سے کہنے لگے کہ تمہارے نبی کیا کیا معجزات لے کر آئے تھے اسی طرح نصرانیوں کے پاس گئے اور ان سے بھی معجزے پوچھے اور آخر میں پھر وہ مسلمانوں کے پاس آئے اور ان سے کہنے لگے کہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیا کیا معجزات لے کر آئے ہیں۔

پھر قریش رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ ہمارے لیے اللہ تعالی سے دعا کیجیے کہ ہمارے لیے صفا پہاڑ کو سونے کا بنا دے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی جس پر یہ آیات نازل ہوئیں یعنی جو لوگ اللہ تعالی کی نشانیاں مانگ رہے ہیں تو ان کے لیے تو ان آیات میں بہت زیادہ نشانیاں ہیں اللہ تعالی نے اتنی زیادہ نشانیاں بتا دیں۔

آیت نمبر:190 تا 200

ترجمہ:

* زمین اور آسمانوں کی پیدائش میں اور رات و دن کے باری باری سے آنے جانے میں ان ہوش مند عقلمند لوگوں کے لیے بہت نشانیاں ہیں۔

* جو اٹھتے بیٹھتے اور لیٹتے ہر حال میں خدا کو یاد کرتے ہیں اور آسمان و زمین کی ساخت میں غور و فکر کرتے ہیں وہ بے اختیار پکار اٹھتے ہیں پروردگار یہ سب کچھ تونے فضول اور بے مقصد نہیں بنایا ہے تو پاک ہے اس سے کہ عبس کام کرے پس اے ہمارے رب ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔

* تونے جسے دوزخ میں ڈالا اسے در حقیقت بڑی ذلت اور رسوائی میں ڈال دیا اور پھر ایسے ظالموں کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔

* اے ہمارے رب ہم نے ایک پکارنے والے کو سنا جو ایمان کی طرف بلاتا تھا اور کہتا تھا کہ اپنے رب کو مانو ہم نے اس کی دعوت قبول کرلی پس اے ہمارے رب جو قصور ہم سے ہو چکے ہیں ان سے درگزر فرما جو برائیاں ہم میں ہیں انہیں ہم سے دور کردے اور ہمارا خاتمہ نیک لوگوں کے ساتھ کرنا۔

* اے ہمارے رب جو وعدے تونے اپنے رسولوں کے ذریعے کیے ہیں ان کو ہمارے ساتھ پورا کر اور قیامت کے دن ہمیں رسوائی میں نہ ڈالنا بے شک تو اپنے وعدے کے خلاف کرنے والا نہیں ہے۔

* جواب میں ان کے رب نے فرمایا میں تم میں سے کسی کا عمل ضائع کرنے والا نہیں ہوں خواہ مرد ہو یا عورت تم سب ایک دوسرے کی نسل سے ہو لہذا جن لوگوں نے میری خاطر اپنے وطن چھوڑے اور جو میری راہ میں اپنے گھروں سے نکالے گئے اور ستائے گئے اور میرے لیے لڑے اور مارے گئے ان کے سب قصور میں معاف کر دوں گا اور انہیں ایسے باغوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی یہ ان کی جزا ہے اللہ کے ہاں اور بہترین جزا اللہ ہی کے پاس ہے۔

* اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کے ملکوں میں خدا کے نافرمان لوگوں کا چلنا پھرنا تمہیں کسی دھوکے میں نہ ڈالے۔

* یہ محض چند روزہ زندگی کا تھوڑا سا لطف ہے پھر یہ سب جہنم میں جائیں گے جو بدترین جائے قرار ہے۔

* برعکس اس کے جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے ہوئے زندگی بسر کرتے ہیں ان کے لیے ایسے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی ان باغوں میں وہ ہمیشہ رہیں گے اللہ کی طرف سے یہ سامان ضیافت اور مہمانی ہے ان کے لیے اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے نیک لوگوں کے لیے وہی سب سے بہتر ہے۔

* اہل کتاب میں بھی کچھ لوگ ایسے ہیں جو اللہ کو مانتے ہیں اس کتاب پر ایمان لاتے ہیں جو آپ کی طرف بھیجی گئی ہے اور اس کتاب پر بھی ایمان رکھتے ہیں جو آپ سے پہلے خود ان کی طرف بھیجی گئی تھی اللہ کے آگے جھکے ہوئے ہیں اور اللہ کی آیات کو تھوڑی سی قیمت پر بیچ نہیں دیتے ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے اور اللہ تعالی بہت جلد حساب لینے والا ہے۔

* اے لوگو جو ایمان لائے ہو صبر سے کام لو باطل پرستوں کے مقابلے میں ثابت قدمی دکھاؤ حق کی خدمت کے لیے کمر بستہ رہو اور اللہ سے ڈرتے رہو امید ہے کہ تم فلاح پاؤ گے۔

سورۃ النساء:

سورت نساء شروع ہو رہی ہے خواتین کے بہت زیادہ حقوق اس میں بیان ہوئے ہیں۔

* عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ سورۃ نساء میں پانچ آیتیں ایسی ہیں کہ اگر ساری دنیا مجھے مل جائے تب بھی مجھے اس قدر خوشی نہ ہو جتنی ان آیات پر ہے۔

تو اتنی خوبصورت سورت ہے۔

اسی طرح ایک دوسری جگہ پہ آتا ہے کہ اس سورت میں آٹھ آیتیں ہیں جو اس امت کے لیے ہر اس چیز سے بہتر ہیں جن پر سورج نکلتا اور غروب ہوتا ہے۔

اس سورت میں وراثت کے قوانین اور خواتین کے حوالے سے کچھ ایسے احکام جو زمانہ جاہلیت میں تھے ان چیزوں کو ختم کیا جا رہا ہے اور وراثت کے قوانین بھی اس سورت میں بیان ہوئے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آیت نمبر: 1 تا 3

ترجمہ:

* لوگو اپنے رب سے ڈرو جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا اور اسی جان سے اس کا جوڑا بنایا اور ان دونوں سے بہت مرد اور عورت دنیا میں پھیلا دیے اس خدا سے ڈرو جس کا واسطہ دے کر تم ایک دوسرے سے اپنا حق مانگتے ہو اور رشتہ اور قرابت کے تعلقات کو بگاڑنے سے پرہیز کرو یقین جانو اللہ تم پر نگرانی کر رہا ہے۔

* یتیموں کے مال ان کو واپس کر دو اچھے مال کو برے مال سے نہ بدل ڈالو اور ان کے مال اپنے مال کے ساتھ ملا کر نہ کھا جاؤ یہ بہت بڑا گناہ ہے۔

* اگر تم یتیموں کے ساتھ بے انصافی کرنے سے ڈرتے ہو تو جو عورتیں تم کو پسند آئیں ان میں سے دو دو تین تین چار چار سے نکاح کر لو۔

دو دو تین تین عورتوں سے نکاح کرنے کے بارے میں ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ جاہلیت میں نکاح کی کوئی حد نہیں تھی ایک شخص دس دس بیویاں بھی رکھ لیتا تھا تو یہاں پہ وہ ایک حد بیان ہو گئی کہ چار سے زیادہ نکاح نہ کرو۔

عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتی ہیں کہ جب زیادہ زیادہ نکاح کر لیتے تھے تو پھر ان کے پاس جو یتیم بچیاں سرپرستی میں آتی تھیں ان سے بھی نکاح کر لیتے تھے کہ ان کو جیسا چاہے دبا کے رکھیں گے اور پھر ان کے اوپر ظلم وغیرہ کرتے تھے تو اس پر ارشاد ہوا کہ اگر تم کو اندیشہ ہو کہ یتیم لڑکیوں کے ساتھ انصاف نہیں کر سکو گے تو دوسری خواتین جو دنیا میں موجود ہیں ان کے ساتھ نکاح کر لو اور تیسری ایک رائے سعید بن جبیر رضی اللہ تعالی عنہ کی ہے کہ زمانہ جاہلیت میں بھی یتیم بچیوں کے ساتھ بے انصافی کو بہت بری نظر سے دیکھا جاتا تھا تو یہاں بھی اللہ تعالی حکم دے رہے ہیں کہ اگر تم یتیموں کے ساتھ بے انصافی سے ڈرتے ہو تو دوسری عورتوں کے ساتھ بھی بے انصافی کرنے سے ڈرو اور علماء نے یہاں یہ تینوں ہی معنی مراد لیے ہیں۔

* لیکن اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ ان کے ساتھ عدل نہ کر سکو گے تو پھر ایک ہی بیوی کرو۔

جس نے ایک سے زیادہ شادیاں کرنی ہیں اس کے لیے لازم ہے کہ جتنی بیویاں ہوں ان کے درمیان عدل کرے۔

* یا ان عورتوں کو زوجیت میں لاؤ جو تمہارے قبضے میں آئی ہیں بے انصافی سے بچنے کے لیے یہ زیادہ بہتر بات ہے۔

آیت نمبر: 4 تا 6

ترجمہ:

* اور عورتوں کے مہر خوش دلی کے ساتھ ادا کرو البتہ اگر وہ خود اپنی خوشی سے مہر کا کچھ حصہ تمہیں معاف کر دیں تو اسے تم مزے سے کھا سکتے ہو۔

* اور اپنے وہ مال جنہیں اللہ نے تمہارے لیے قیام زندگی کا ذریعہ بنایا ہے نادان لوگوں کے حوالے نہ کرو البتہ انھیں کھانے اور پینے کے لیے دو اور انہیں نیک ہدایت کرو۔

* اور یتیموں کی آزمائش کرتے رہو یہاں تک کہ وہ نکاح کے قابل عمر کو پہنچ جائیں پھر اگر تم ان میں اہلیت پاؤ تو ان کو ان کے مال ان کے حوالے کر دو (یتیموں کے مال کس وقت ان کے حوالے کرنے ہیں جب ایک تو وہ قابل عمر کو پہنچ جائیں بالغ ہو جائیں اور دوسرا جب وہ سمجھدار ہو جائیں ان کے اندر اہلیت بھی آجائے مال کو سنبھالنے کی) ایسا کبھی نہ کرنا کہ حد انصاف سے تجاوز کر کے اس خوف سے ان کے مال جلدی جلدی کھا جاؤ کہ وہ بڑے ہو کر اپنے حق کا مطالبہ کریں گے یتیم کا جو سرپرست مالدار ہو وہ پرہیز گاری سے کام لے اور جو غریب ہو وہ معروف طریقے سے کھائے (یعنی بس اتنا کھا سکتے ہیں جتنا اس کو زندگی گزارنے کے لیے ضرورت ہے) پھر جب ان کے مال ان کے حوالے کرنے لگو تو لوگوں کو اس پر گواہ بنالو اور حساب لینے کے لیے اللہ کافی ہے۔

یہ یتیموں کا مال کھانے کے حوالے سے مسند احمد میں روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول کو صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ میرے پاس مال نہیں لیکن ایک یتیم بچی میری پرورش میں ہے تو کیا میں اس کے کھانے میں کھا سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا ہاں اس یتیم کا مال اپنے کام میں لا سکتے ہو بشرطیہ حاجت سے زیادہ نہ اڑاؤ نہ جمع کرو اور نہ ہی اس کے مال کو اپنے لیے بچا کے رکھو اور نہ اس کے مال کو کھپائے چلے جاؤ یعنی بس صرف ضرورت کے تحت کھا سکتے ہو۔

اسی طرح حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ جب خلافت پر بیٹھے تو اعلان فرمایا کہ میری حیثیت یہاں یتیم کے ولی کی حیثیت جیسی ہے کہ اگر مجھے ضرورت ہی نہ ہوئی تو میں بیت المال میں سے کچھ مال نہیں لوں گا اور اگر مجھے محتاجی ہوئی تو بطور قرض کے لوں گا جب آسانی ہو گی تو پھر واپس دے دوں گا۔

تو اس سے یہ بات بھی پتہ چلتی ہے کہ اگر یتیم کے مال میں سے کچھ مال ضرورت کے تحت بھی کھایا جائے تو اس کو پھر واپس لوٹانا ہو گا اب آگے وراثت کی بات آرہی ہے۔

آیت نمبر:7تا12

ترجمہ:

* مردوں کے لیے اس مال میں حصہ ہے جو ماں باپ اور رشتہ داروں نے چھوڑا ہو اور عورتوں کے لیے بھی اس مال میں حصہ ہے جو ماں باپ اور رشتہ داروں نے چھوڑا ہو خواہ تھوڑا ہو یا بہت ہو اور یہ حصے اللہ کی طرف سے مقرر کردہ ہیں۔

* اور جب تقسیم کے موقع پر کنبے کے لوگ اور یتیم اور مسکین آئیں تو اس مال سے بھی ان کو بھی کچھ دے دو اور ان کے ساتھ بھلی بات کرو۔

* لوگوں کو اس بات کا خیال کر کے ڈرنا چاہیے کہ اگر وہ خود اپنے پیچھے بے بس اولاد چھوڑ جائیں تو مرتے وقت انہیں اپنے بچوں کے حق میں کیسے کیسے اندیشے لاحق ہوں گے پس چاہیے کہ وہ اللہ کا خوف کریں اور سیدھی سچی بات کریں۔

* جو لوگ ظلم کے ساتھ یتیموں کے مال کھاتے ہیں در حقیقت وہ اپنے پیٹ آگ سے بھر رہے ہیں اور وہ ضرور جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ میں جھونکے جائیں گے۔

* تمہاری اولاد کے بارے میں اللہ تمہیں ہدایت کرتا ہے کہ مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر ہے اور اگر میت کی وارث دو سے زیادہ لڑکیاں ہوں تو انہیں کل ترکے کا دو تہائی دیا جائے اور اگر ایک ہی لڑکی

وارث ہو تو آدھا ترکا اس کا ہے (یعنی اگر کسی کی صرف ایک بیٹی ہے اور اولاد نہیں ہے تو اس کو باپ کی جائیداد میں سے آدھی جائیداد حصہ ملے گی) اور اگر بیٹا نہیں ہے اور ایک سے زیادہ بیٹیاں ہیں تو دو بٹہ تین حصہ ان بیٹیوں میں تقسیم ہو گا دو تہائی حصوں میں تقسیم ہو گا) اگر میت صاحب اولاد ہو تو اس کے والدین میں سے ہر ایک کو ترکے کا چھٹا حصہ ملنا چاہیے اور اگر وہ صاحب اولاد نہ ہوں اور والدین ہی اس کے وارث ہوں تو ماں کو تیسرا حصہ دیا جائے گا (اور باقی جو دو بٹہ تین حصہ ہے وہ باپ کو ملے گا) اگر میت کے بھائی بہن بھی ہوں تو ماں چھٹے حصے کی حقدار ہو گی یہ سب حصے اس وقت نکالے جائیں گے جبکہ وصیت جو میت نے کی ہو پوری کر دی جائے اور قرض جو اس پر ہو وہ ادا کر دیا جائے (تو میت کی طرف سے سب سے پہلے قرض ادا کرنا ہے اس کے بعد اس کی وصیت پوری کرنی ہے اور وصیت وہ ایک بٹا تین حصے سے زیادہ کی نہیں کر سکتا اور اس کے بعد وراثت تقسیم ہو گی) تم نہیں جانتے کہ تمہارے ماں باپ اور تمہاری اولاد میں سے کون بلحاظ نفع تم سے قریب تر ہے یہ حصے اللہ نے مقرر کر دیے ہیں اور اللہ یقیناً سب حقیقتوں سے واقف ہے اور وہی سب مصلحتوں کا جاننے والا ہے۔

* اور تمہاری بیویوں نے جو کچھ چھوڑا ہو اس کا آدھا حصہ تمہیں ملے گا اگر وہ بے اولاد ہوں ورنہ اولاد ہونے کی صورت میں ترکے کا ایک چوتھائی حصہ تمہارا ہے جبکہ وصیت جو انہوں نے کی ہو وہ پوری کر دی جائے اور قرض جو انہوں نے چھوڑا ہو وہ ادا کر دیا جائے اور تمہارے ترکے میں سے چوتھائی کی وہ حقدار ہوں گی اگر تم بے اولاد ہوئے ورنہ صاحب اولاد ہونے کی صورت میں ان کا حصہ آٹھواں ہو گا بعد اس کے کہ جو وصیت تم نے کی ہو وہ پوری کر دی جائے اور جو قرض تم نے چھوڑا ہو وہ ادا کر دیا جائے۔

قرض کی ادائیگی تو بہت ضروری ہے وہ تو شہید کی بھی اس وقت تک روح جنت کی طرف نہیں جاتی جب تک کہ اس کا قرض نہ ادا کر دیا جائے۔

* اور اگر وہ مرد یا عورت جس کی میراث تقسیم ہو رہی ہو بے اولاد بھی ہو اور اس کے ماں باپ بھی زندہ نہ ہوں مگر اس کا ایک بھائی یا ایک بہن موجود ہو تو بھائی اور بہن ہر ایک کو چھٹا حصہ ملے گا اور اگر بھائی بہن ایک سے زیادہ ہوں تو کل ترکے کے ایک تہائی میں وہ سب شریک ہوں گے جبکہ وصیت جو کی گئی ہو وہ پوری کر دی جائے اور قرض جو میت نے چھوڑا ہو ادا کر دیا جائے بشرطیکہ کہ وصیت ایسی ہو جس سے کسی کی حق تلفی نہ ہو رہی ہو یہ حکم ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ علم والا بردبار ہے۔

آیت نمبر: 13 تا 16

ترجمہ:

* یہ اللہ کی مقرر کی ہوئی حدیں ہیں جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا اسے اللہ ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور ان باغوں میں وہ ہمیشہ رہے گا اور یہی بڑی کامیابی ہے۔

* اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا اور اس کی مقرر کی ہوئی حدوں سے تجاوز کرے گا اسے اللہ آگ میں ڈالے گا جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس کے لیے رسوا کن سزا ہے۔

* تمہاری عورتوں میں سے جو بدکاری کی مرتکب ہوں ان پر اپنے میں سے چار آدمیوں کی گواہی لو اور اگر چار آدمی گواہی دے دیں تو ان کو گھروں میں بند رکھو یہاں تک کہ انہیں موت آجائے یا اللہ ان کے لیے کوئی راستہ نکال دے۔

* اور تم میں سے جو اس فعل کا ارتکاب کرے ان دونوں کو تکلیف دو پھر اگر وہ توبہ کر لیں اور اصلاح کر لیں تو انہیں چھوڑ دو کہ اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔

یہ حکم سورۃ نور کے آنے کے بعد منسوخ ہو چکا ہے اب اس کے بارے میں کیا احکامات ہیں وہ ان شاء اللہ سورۃ نور میں دیکھیں گے۔

آیت نمبر:17 تا18

ترجمہ:

* ہاں یہ جان لو کہ اللہ پر توبہ کی قبولیت کا حق انہی لوگوں کے لیے ہے جو نادانی کی وجہ سے کوئی برا فعل کر گزرتے ہیں تو اس کے بعد جلدی ہی توبہ کر لیتے ہیں ایسے لوگوں پر اللہ اپنی نظر عنایت سے پھر متوجہ ہو جاتا ہے اور اللہ ساری باتوں کی خبر رکھنے والا حکیم اور دانا ہے۔

* مگر توبہ ان لوگوں کے لیے نہیں ہے جو برے کام کیے چلے جاتے ہیں یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کی موت کا وقت آ جاتا ہے اس وقت وہ کہتا ہے کہ اب میں نے توبہ کی اور اسی طرح توبہ ان کے لیے بھی نہیں ہے جو مرتے دم تک کافر رہیں ایسے لوگوں کے لیے تو ہم نے دردناک سزا تیار کر رکھی ہے۔

توبہ کی تین شرائط ہیں ایک تو سب سے پہلے دل میں ندامت ہو، پھر انسان آئندہ نہ کرنے کا اللہ تعالی سے عہد کرے اور پھر زبان سے معافی مانگے توبہ کرے لیکن اگر بار بار گناہ بھی کیے جائے تو ایسے کی کیا توبہ قبول ہونی یا پھر موت کے وقت جب موت کے فرشتے نظر آنے لگیں تو تب بھی توبہ کا وقت نہیں ہے۔

آیت نمبر:19 تا22

ترجمہ:

* اے لوگو جو ایمان لائے ہو تمہارے لیے یہ حلال نہیں ہے کہ زبردستی عورتوں کے وارث بن بیٹھو اور نہ یہ حلال ہے کہ انہیں تنگ کر کے اس مہر کا کچھ حصہ اڑا لینے کی کوشش کرو جو تم انہیں دے چکے ہو ہاں اگر وہ کسی صریح بدچلنی کی مرتکب ہوں تو یہ الگ بات ہے ان کے ساتھ بھلے طریقے سے زندگی بسر کرو اگر وہ تمہیں ناپسند ہوں تو ہو سکتا ہے کہ ایک چیز تمہیں پسند نہ ہو مگر اللہ نے اسی میں تمہارے لیے بہت بھلائی لکھ دی ہو۔

* اور اگر تم ایک بیوی کی جگہ دوسری بیوی لے آنے کا ارادہ کر ہی بیٹھے ہو تو خواہ تم نے اس پہلی بیوی کو ڈھیر مال ہی کیوں نہ دیا ہو اس میں سے کچھ واپس نہ لینا یا تم اس پر بہتان لگا کر اور صریح ظلم کر کے واپس لوگے۔

* اور آخر تم اسے کس طرح واپس لوگے جب کہ تم ایک دوسرے سے لطف اندوز ہو چکے ہو اور وہ تم سے پختہ عہد لے چکی ہے (یعنی نکاح میں آچکی ہے پہلے)۔

* اور جن عورتوں سے تمہارے باپ نکاح کر چکے ہیں ان سے ہر گز نکاح نہ کرو مگر جو پہلے ہو چکا سو ہو چکا در حقیقت یہ ایک بے حیائی کا فعل ہے ناپسندیدہ ہے اور برا چلن ہے۔

احادیث سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ جو شخص محرم رشتوں کے ساتھ زنا کرے اسے قتل کرنے کا حکم ہے اور اس کی جائیداد بھی ضبط کرنے کا حکم ہے۔

آیت نمبر:23

ترجمہ:

* اللہ تعالی نے تم پر حرام کر دیں تمہاری مائیں بیٹیاں بہنیں پھپھیاں خالائیں بھتیجیاں بھانجیاں اور تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تم کو دودھ پلایا ہو اور تمہاری دودھ شریک بہنیں اور تمہاری بیویوں کی مائیں اور تمہاری بیویوں کی لڑکیاں جنہوں نے تمہاری گودوں میں پرورش پائی ہو ان بیویوں کی لڑکیاں جن سے تمہارا تعلق زن و شو ہو چکا ہو ورنہ اگر صرف نکاح ہوا ہو اور تعلق زن و شو نہ ہوا ہو تو انہیں چھوڑ کر ان کی لڑکیوں سے نکاح کر لینے میں تم پر کوئی مواخذہ نہیں ہے اور تمہارے ان بیٹوں کی بیویاں جو تمہارے صلب سے ہوں اور یہ بھی تم پر حرام کیا گیا ہے کہ ایک نکاح میں دو بہنوں کو جمع کرو مگر جو پہلے ہو گیا سو ہو گیا اور اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

ایک نکاح میں نہ دو بہنوں کو جمع کیا جا سکتا ہے، نہ پھوپھو بھتیجی کو اور نہ ہی خالہ بھانجی کو۔

سبحانک اللھم وبحمدک نشھد ان لا الہ الا انت نستغفرک ونتوب الیک۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

فائل صدقہ جاریہ کی نیت سے ہر جگہ شئیر کرنے کی اجازت ہے۔

Contact No: Zahida Yasir (+92 332-5919409)

Sadia Alam (+92 333 -1305574)